WORKING TO EMPOWER

ایچ آئی وی کی خون سے خون میں منتقلی

(تحریر: الینور ٹرن بل)

ایچ آئی وی ایسا وائرس ہے جو خون اور دوسرے جسمی مواد جیسے منی اور عورت کے جنسی موادمیں پایا جاتا ہے۔ یہ وائرس خون کے سی ڈی فور (CD4) خلّیوں میں پایا جاتا ہے جو کہ ہمارے مدافعتی نظام کا حصہ ہے۔ ایچ آئی وی کی وجہ سے یہ سی ڈی فور خلیے کمزور پڑجاتے ہیں اور پھر ختم ہوتے رہتے ہیں، جس کی وجہ سے مدافعتی نظام ٹھیک کام نہیں کرپاتا اور ایچ آئی وی سے متاثرہ لوگ آسانی سے بہت سی مضر بیماریوں کی زد میں آجاتے ہیں، بلآخر ایکوئیرڈ امیونو ڈیفیشینسی سنڈروم (Acquired Immunodeficiency Syndrome) کی شروعات ہوجاتی ہے جوکہ اس بیماری کا آخری مرحلہ ہے۔ یہ وائرس جسم سے باہر زندہ نہیں رہ سکتا، اس سے متاثر ہونے کے لئے ضروری ہے کہ ایچ آئی وی سے متاثر شخص کے جسمی مواد کا رابطہ براہ راست دوسرے شخص کے خون یا بیان کردہ جسمی مواد سے ہو۔ عام طور پر اس ضمن میں غیر محفوظ جنسی تعلق آتا ہے، مگر ہم اس مقالے میں آیچ آئی وی کی خون سے خون میں منتقلی پر بحث کریں گے جو کہ ایچ آئی وی کی منتقلی کا کُل 5-10 فیصد ہے۔

ایچ آئی وی کی منتقلی میں خطرناک ذرائع:

ایچ آئی وی کی خون سے خون میں منتقلی میں منشیات کا ٹیکہ لگانے والے، خون کی کمی کے مریض، اور انتقالِ خون کرانے والے حضرات متاثر ہوتے ہیں۔ غیر محفوظ ٹیکے (جیسے منشیات کے ٹیکے جس میں اکثر استعمال شدہ انجیکشن استعمال ہوتے ہیں، یا کسی طبّی ادارہ میں لگائے جانے والے ٹیکے) لگوانے سے اس وائرس کی منتقلی کے 5 فیصد امکانات ہوتے ہیں۔ دنیا بھر میں یہ

عام ہے کہ جب بھی استعمال شدہ سرنج یا ایسا ہی کوئی سامان جو زخم لگائے یا چمڑی کے اندر داخل ہو، استعمال کرنا ہوتا اُس کی بلیچ کی مدد سے جراثیم کشی کرنی چاہیے یا 20 منٹ کے لئے ابالنا چاہیے۔ اس میں ختنہ، شیو، کان میں سوراخ کرنے والے، ٹیٹوز بنانے والے اور ایکوپنکچر کے اوزار شامل ہیں۔ ادارہ برائے عالمی صحت کے مطابق ایسے پروگرام شروع کرنے چاہیے جس میں منشیات کا ٹیکہ لگانے والوں کے لئے نئی ایک بار استعمال ہونے والی سرنج، پرانی سرنج کے بدلے دی جائے تاکہ وہ ان سرنج کا بار بار ایک دوسرے میں استعمال نہ کریں۔انتقالِ ایچ آئی وی متاثرہ خون یا خونی مصنوعات سے بھی منتقلی ہوسکتی ہے۔ دنیا کے بہت سے ممالک میں اب صدقہ کیے ہوئے خون کا ایچ آئی وی کو جانچنے کے لئے معائنہ کیا جاتا ہے لیکن کچھ ممالک میں یہ سہولیات ابھی میسر نہیں ہیں۔ اور یہ کہ جو لوگ ایسے کسی عمل میں رہے ہیں ان کو چاہیے کہ وہ اپنا خون، منی، ٹیشوز یا جسم کے کسی حصے کے صدقہ نہ کریں۔ اس سخت اور اعلیٰ قسم کی خون کی جانچ کی وجہ سے کچھ ممالک میں انتقالِ خون قدرے محفوظ ہو گیا ہے۔ لیکن جو لوگ پہلے ہی ایچ آئی وی سے متاثر ہوچکے تھے یہ نیا قانون اور طریقہ ان کو کوئی فائدہ نہیں دیتا۔ اس ذریعے سے ایچ آئی وی کی منتقلی پر چین میں کافی بحث ہوئی۔ دی ایکونومسٹ کے اخبار نویس کی رپورٹ کے مطابق سن 1990 میں وہاں کے علاقائی طبی کارکنوں نے غریبوں کو اپنی آمدنی بڑھانے کے لئے خون بیچنے پر اُکسایا۔ چینی تہذیب سے تعلق رکھنے والے لوگ یہ خیال کرتے تھے کہ خون دینے سے وہ کمزور ہوجاتے ہیں تو اس کے جواب میں وہ کارکن، اس خون سے پلازمہ(جو خون کا ایک جزو ہے) نکال کر خون واپس صدقہ کرنے والے کے خون میں منتقل کردیتے۔ اس غیر مکمل خون سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ اس کے بعد اس خون صدقہ کرنے والے کو مزید انتقالِ خون کی ضرورت پڑتی۔ اس جانچ پڑتال کے بغیر کیے جانے والے کاروبار سے تقریباً 55,000 لوگ اثر انداز ہوتے اور پھر بعد میں اسی خون سے ہسپتالوں اور دیگر طبی مراکز میں 1,30,000 لوگ اثر انداز ہوتے۔ اس صحت عامہ کے کاروبار کو حکومت نے روکا اور ایچ آئی وی سے متاثر مریضوں کو اینٹی ریٹرو وائرل علاج فراہم کیا۔

ایچ آئی وی کی منتقلی میں کم خطرناک ذرائع:

طبّی کارکن جو کسی حادثہ کی وجہ سے ایچ آئی وی سے متاثرہ سرنج یا کسی اور آلاتِ جراہی

سے زخم کا شکار ہوجاتے ہیں وہ اس 0.5 فیصد منتقلی کا سبب بنتے ہیں۔ اگرچہ یہ شرح نہ ہونے کے برابر ہے لیکن جب ایسا ہوتو اس شخص کے لئے احتیاطی تدابیر میں فوراً اینٹی ایڈز علاج کرانا ہے۔ مرکز برائے بیماری روک تھام و بچائو کے مطابق جو لوگ ایچ آئی وی سے متاثرہ شخص کے ساتھ رہتے ہیں گو کہ ان میں منتقلی کے امکانات نہیں ہوتے مگر انہیں بھی احتیاط کرنی چاہیے۔ خون، زخم، خونی پیچش اور خونی قے کو چھونے سے منتقلی ہو سکتی ہے۔ احتیاط کے لئے زخم پر صاف کپڑا یا پٹّی لگائیں اور ربڑ کے دستانے پہنے جائیں ، اور ہاتھ بار بار دھونے چاہیے اور شیونگ ریزر اور ٹوتھ برش ایک دوسرے کے استعمال میں نہ آئیں۔ قریبی رابطہ جیسے بند منہ یا گالوں پر بوسہ دینے سے یہ وائرس نہیں پھیلتا۔ کُھلے منہ بوسہ دینے سے کچھ امکان ہوتا ہے لیکن وہ بھی بہت کم ہے کیونکہ خون سے براہ راست کوئی رابطہ نہیں بنتا۔ لیکن ایڈز کے آخری مراحل میں منہ میں چھالے اور زخم بن جاتے ہیں جس سے وائرس کی منتقلی ہوسکتی ہے۔ مرکز برائے بیماری روک تھام و بچائو کی سن 1997 کی رپورٹ کے مطابق دانت سے کسی کو کاٹنے سے بھی یہ وائرس منتقل ہوسکتا ہے۔ اس کی وجہ چمڑی پر زخم اور خون کا نکلنا ہے۔ لیکن بہت سے کیس ایسے ہیں جن میں دانتوں سے کاٹنے سے یہ وائرس منتقل نہیں ہوا۔ ایسے ہر کیس کا اچھی طرح معائنہ اور چھان بین کرنی چاہیے۔

ایچ آئی وی کی منتقلی کے روایتی ذرائع:

کاٹنے اور خون چوسنے والے کیڑوں جیسے مچھر سے ایچ آئی وی کی منتقلی پر کافی تحقیق ہوئی ہے؛ حتیٰ کہ ان علاقوں میں جہاں ایچ آئی وی کے مریض کثیر تعداد میں ہیں وہاں بھی کیڑوں سے منتقلی کے کوئی شواہد نہیں ملے؛ تب محققین نے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ اس طریقے سے ایچ آئی وی منتقل نہیں ہوتا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ کیڑے اپنے شکار کے خون میں اپنا لعاب داخل کرتے ہیں جو خون جمنے سے روکتا ہے، خون سے رابطہ نہیں ہوتا۔ لعاب سے صرف ملیریا (Malaria)اور یلوفیور (Yellow Fever) منتقل ہوسکتے ہیں لیکن خون سے خون کا رابطہ نہ ہونے کی وجہ سے ایچ آئی وی کی منتقلی نہیں ہوتی۔ اگرچہ یہ وائرس آنسو، پسینے، پیشاب اور بلغم میں پایا جاتا ہے مگر ان کے رابطوں سے وائرس کی منتقلی نہیں ہوتی۔

بچائو کے طریقے:

اس مقالے میں بتایا گیا کہ کس طرح ایک صحت مند انسان خون سے خون کے رابطے سے ایچ آئی وی سے متاثر ہوسکتا ہے، اور بچائو اور احتیاط کے طریقے۔ یاد رکھیے کہ ہر صدقہ شدہ خون کا انتقال سے پہلے اچھی طرح معائنہ ضروری ہے کہ یہ خون ایچ آئی وی سے پاک ہے، جراثیم سے پاک سرنج اور دوسرے آلات صرف طبی ضرورت میں استعمال کیے جائیں۔ تمام آلات جراہی کی استعمال سے پہلے اچھی طرح جراثیم کشی کرنی چاہیے اور کسی مضبوط ڈبے میں بچوں کی پہنچ سے دور رکھنا چاہیے۔ ادارہ برائے عالمی صحت اور دوسرے عالمی ادارے منشیات کے ٹیکے لگانے والوں کے لئے پروگرام شروع کررہے ہیں تاکہ وہ ہر بار ایک نئی جراثیم سے پاک سرنج استعمال کریں اور ایک دوسرے کواستعمال شدہ سرنج استعمال نہ کرنے دیں۔ ان محرکات سے ایچ آئی وی، منشیات اور غیر محفوظ جنس فروشی میں ایک تبدیلی کا امکان پیدا ہوجائے گا۔ ایچ آئی وی سے متاثر منشیات استعمال کرنے والے پیسے کمانے کے لئے، جنس فروشی شروع کردیتے ہیں۔ اور جنس فروشی کرنے والے منشیات کا استعمال شروع کردیتے ہیں۔ اس سے خطرناک گروپ آپس میں میل ملاپ کرنے لگتے ہیں اور ملک بھر میں ایچ آئی وی کی شرح بڑھنے لگتی ہے۔ اس مقالے کا اختتام میں اس بات سے کروں گا کہ اگرچہ ایچ آئی وی کی خون سے خون میں منتقلی صرف 10-5 فیصد مگر ہمیں اسے بُھلانا نہیں چاہیے۔ ایچ آئی وی کی منتقلی کے تمام ذرائع پر کام ہونا چاہیے تاکہ اس بیماری کے پھیلائو کو اچھی طرح روکا جاسکے۔ سماجی رسومات، رویئے اور قوانین جو ایچ آئی وی کی خون سے خون میں منتقلی کا سبب بنتے ہیں ان میں بڑی تبدیلی آنی چاہیے۔

ترجمہ: محمد شفیق

حوالے

1. Control of Communicable Diseases Manual, 18th Edition.

2. Where There is No Doctor, a Village Health Care Handbook for Africa, Ed. Werner, D., Thuman, C., Maxwell, J. & Pearson, A. pp. 75

3. Blood Debts" in The Economist, January 20th-26th 2007.

4. United Nations

5. Control of Communicable Diseases Manual, 18th Edition. Heymann, D.L (2004).

6. Blood-to-blood transmission of HIV via bite. Int Conf AIDS 1996 Jul 7-12; 11:179 (abstract no. Mo.D.1728) Liberti T, Lieb S, Scott R, Nolan J, Malecki J, Kalish M, Jaffe H; Department of Health and Rehabilitative Services (HRS) Office of Disease Intervention,

7. Misperceptions about HIV and Its Transmission. In: The Body- The complete HIV/AIDS resource. Centre for Disease Control and Prevention.

8. Control of Communicable Diseases Manual, 18th Edition. Heymann, D.L (2004).